WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسن اخلاق ﴿ایک عظیم دولت﴾

حسنِ اخلاق ایک معدہ ترین نعمت اور زیبا ترین خصلت ہے۔ جب خدائے رحمان عزوجل نے ایمان کو پیدا فرمایا تو ایمان نے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں عرض کی مولا عزوجل!

مجھ کو قوی بنا۔ تو اللہ رب العزت نے اس کو نیک خوئی اور سخاوت سے قوت بخشی۔ اور جب کفر کو پیدا کیا۔ تو اس نے بھی کہا کہ خدایا مجھے قوی بنا۔ تو اللہ رب العزت نے اس کو تند خوہی اور بخل سے قوت بخشی۔ پیارے آقا (ﷺ) کا فرمانِ ذیشان ہے کہ بخیل اور بد بہشت میں نہ جائیں گے۔ ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک احمق راستے میں آپ سے ملا اس نے آپ سے کوئی سوال دریافت کیا۔

آپ نے جواب عطا فرمادیا۔ احمق نے حضرت کی بات کو تسلیم نہ کیا۔ بلکہ آپ علیہ السلام سے جھگڑنا شروع کر دیا لیکن جس قدر وہ آپ کی برائی کرتا جاتا تھا آپ علیہ السلام اس کی تعریف کرتے جاتے تھے۔ اسی اثنا میں حضرت کا ایک رفیق آ گیا اور کہنے لگا کہ حضرت یہ شخص آپ سے کیوں آمادہ فساد ہے۔ حالانکہ وہ غصہ ہو رہا ہے اور آپ مہربانی فرما رہے ہیں وہ سختی کر رہا ہے مگر آپ نرمی برت رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔ اے عزیز اس سے وہ بات پیدا ہوتی ہے مجھ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے میں اس شخص سے غصہ نہیں ہوتا بلکہ وہ میری عادت و خلق سے عاقل بن جائے گا۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ دس چیزیں خوش خوئی کی علامت ہیں

﴿اول﴾ لوگوں کے اچھے کام میں مخالفت نہ کرنا۔ ﴿دوم﴾ عدل کرنا ﴿سوئم﴾ کسی کی عیب جوئی نہ کرنا۔ ﴿چہارم﴾ کوئی مذمت کرے اسکی نیک تاویل کرنا۔ ﴿پنجم﴾ گنہگار کی معذرت پر اس کو معاف کر دینا۔ ﴿ششم﴾ محتاجوں کی حاجت روائی کرنا۔ ﴿ہفتم﴾ اپنے عیب پر نظر رکھنا ﴿ہشتم﴾ لوگوں کا غم کھانا ﴿نہم﴾ لوگوں کے ساتھ تازہ روئی سے پیش آنا ﴿دہم﴾ اچھی باتیں کرنا۔

مصطفےٰ جانِ رحمت (ﷺ) کا فرمانِ عظمت ہے کہ دین حسن خلق ہی کا نام ہے بدخو بد خلق کی جگہ دوزخ ہے اگر چہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے! فرمایا خوش خلق میزان عمل میں اعلیٰ مراتب پائے گا اگر چہ عبادت کم رکھتا ہو۔ بہت سے سکر صرف زبان ہی کی وجہ سے کٹ گئے۔ خلق بد سے نہ تو خلق خوش رہ سکتی ہے اور نہ ہی خالق۔ بد اخلاقی عبادت

و دریافت کو اس طرح تباہ کردیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عالم بدخوکی دوستی سے فاسق خوش خوکی دوستی مجھے زیادہ پسندیدہ ہے۔

ایک مرتبہ خلیفہ مامون رشید نے قاضی صاحب کی موجدگی میں اپنے غلام کو آواز دی مگر کوئی نہ بولا ۔ پھر پکارا تو ایک ترکی غلام حاضر ہوا اور آتے ہی بڑبڑانے لگا۔ کیا غلام کھاتے پیتے سوتے نہیں جب ذرا کسی ضرورت کے لئے باہر گئے تو آپ یا غلام...... چلانے لگتے ہیں۔ آخر یہ غلام کی کوئی حد متور بھی ہے یہ سن کر مامون نے سر جھکا لیا اور کچھ دیر کے بعد قاضی صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔ نیک مزاجی اور خوش اخلاقی...... یہ بڑی آفت ہے کہ نوکر اور غلام شریر اور بدخو ہوتے ہیں ۔مگر یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ان کے نیک خو کرنے کے لئے خود بدمزاج ہوجاؤں۔

وہی ہے خوبرو و جو نیک ہو
وہی ہے پھول جس میں رنگ بُو ہو!

شکریہ